مولانا محمد عبدالحق چوہان رحمہ اللہ

نواسہ رسول جگر گوشہ بتول سیدنا حسین رضی اللہ عنہ

واقعہ کربلا کے بیان کی اہمیت کے پیش نظر یوم عاشورہ کے دن نواسہ رسول جگر گوشہ بتول رضی اللہ عنہ کی شہادت اور آپ کے ساتھ پیش آنے والے اس ہولناک منظر کو عام مجالس اور جرائد و اخبارات میں بیان کیا جاتا ہے۔ امت کیلئے یہ ایک ایسا حادثہ ہے کہ جس کے گہرے نقوش قلوب پر تا دیر ثبت رہیں گے۔ یوم عاشورہ کے واقعہ پر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق متعدد مضامین اشاعت پذیر ہوئے۔ ان مضامین میں ایک مضمون "نواسہ رسول جگر گوشہ بتول سیدنا حسین رضی اللہ عنہ" نظر سے گزرا۔ مضمون نگار محترم سید محمد طارق نسیم شاہ صاحب ہیں جن کا تعلق بہاولپور سے ہے۔ اس مضمون نگاری میں عدم توجہ کی بناء پر شاہ صاحب کے قلم سے کچھ ایسی باتیں تحریر ہو گئی ہیں کہ ثقاہت کے اعتبار سے وہ انتہائی ضعیف اور ساقط الاعتقاد ہیں ان کی اصلاح اور وضاحت ضروری ہے کیونکہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جلیل القدر صحابی کی طرف ایسی بات منسوب کی گئی ہے کہ جس سے ان کا دامن صاف ہے اور کسی شخص کو غلط بات سے متہم کرنا اخلاقی اور شرعی اعتبار سے بہت ہی قبیح فعل ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ مضمون نگار فرماتے ہیں کہ "ادھر جب حاکم دمشق حضرت معاویہ کو حضرت حسن کی بیعت اور حضرت علی کی شہادت کا علم ہوا تو انہوں نے جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں اور امام حسن پر چڑھ دوڑے لیکن امام حسن نے امت کو کشت و خون سے بچانے کیلئے امیر معاویہ سے صلح کر لی اور خلافت سے دست بردار ہو گئے اور کوفہ کو چھوڑ کر مدینہ میں رہنے لگے۔"

واقعہ اس طرح نہیں بلکہ حقیقت حال یہ ہے کہ مورخ ابن کثیر اپنی مشہور تاریخ "البدایہ والنہایہ" میں فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی وفات ہو گئی (اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت لے لی گئی) قیس بن سعد بن عبادہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اصرار شروع کر دیا کہ اہل شام سے جنگ کرنے کیلئے پیش قدمی کریں۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی کسی سے جنگ کرنے کی نیت نہیں تھی لیکن لوگوں نے اصرار کے ساتھ دباؤ ڈالا اور سب مل کر اتنی تعداد میں جمع ہوئے اس قدر پہلے جمع نہیں ہوئے تھے چنانچہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے قیس بن سعد کو بارہ ہزار فوجیوں کے ساتھ آگے بھیجا اور خود فوجیوں کے ساتھ شام کی طرف بڑھے کہ معاویہ اہل شام سے قتال کریں۔ جب مدائن سے آگے نکلے تو وہاں آ کر رک گئے۔ اور مقدمہ الجیش کو اپنے سامنے ٹھہرایا۔ مدائن کے بیرونی حصہ پر جب وہ لشکر کے ساتھ تھے کسی نے با آواز بلند کہا۔

قیس بن سعد بن عبادہ قتل ہو گئے۔ لوگوں مین بھگدڑ مچ گئی اور ایک دوسرے کا سامان لوٹنے لگے

یہاں تک کہ حضرت حسن کے خیمے تک اکھاڑ لئے گئے۔ یہی نہیں کہ جس فرش پر وہ بیٹھے تھے اس کو بھی کھینچ کر اٹھانے لگے اور اسی حال میں ایک دوسرے کو زخمی کرنے لگے اور خود حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو بھی زخم آیا جو کاری نہ تھا۔ آپ زخمی حالت میں اٹھ کر سوار ہوئے اور مدائن کے قریب چلے گئے مختار بن ابی عبید نے اپنے چچا سعد بن مسعود سے کہا جو کہ مدائن کا گورنر تھا کیا تم کو عزت حاصل کرنے کا راستہ بتاؤں؟ کہا کیا مطلب؟ کہا حسن کو پکڑو اور قید کر کے معاویہ کے پاس بھیج دو۔ سعد بن مسعود نے کہا اللہ تجھ کو رسوا کرے اور تیری تدبیر کو غارت کرے کیا میں نواسہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دھوکہ بازی کر لوں۔ (البدایہ و النہایہ صفحہ ۱۴ ج نمبر ۸ بحوالہ المرتضیٰ صفحہ ۳۵۲، ۳۵۱

اس تاریخی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل عراق نے ہی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو باصرار مجبور کیا کہ آپ شام کی طرف پیش قدمی کریں اور پھر ثابت قدمی کی یہ کیفیت کہ بھگدڑ میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو بھی زخمی کر دیا کوفہ کا یہی وہ عنصر تھا جس کی بے وفائی، متلون مزاجی اور دھوکہ بازی کی بنیاد پر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی شہادت کا حادثہ پیش آیا۔ لہذا مضمون نگار صاحب کا یہ تحریر کرنا کہ ادھر جب حاکم دمشق حضرت معاویہ کو امام حسن رضی اللہ عنہ کی بیعت اور حضرت علی کی شہادت کا علم ہوا تو انہوں نے جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں اور امام حسن رضی اللہ عنہ پر چڑھ دوڑے۔

بالکل ہی خلاف حقیقت ہے اور مضمون نگار صاحب حضرت امام حسن کی وفات کے زیر عنوان تحریر کرتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے سعید بن العاص نے نماز جنازہ پڑھائی کہا جاتا ہے کہ حضرت امام حسن کو ان کی بیوی جعدہ بنت اشعث نے زہر دیا تھا۔ اور ایک گروہ کی رائے ہے کہ اس کا یہ زہر دینا معاویہ کی سازش کا نتیجہ ہے لیکن اس میں تاریخی اختلاف ہے واللہ علم اس روایت میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی طرف جس فعل شنیع کو منسوب کیا گیا ہے ان کا دامن اس قبیح کردار سے بالکل ہی صاف ہے نہ زہر دینے والے نے کسی کو بتایا تھا کہ میں نے زہر دیا ہے اور نہ ہی اس ذات پاک نے کسی کے سامنے ظاہر کیا تھا کہ مجھے فلاں شخص نے زہر دیا ہے معلوم نہیں اس بے پردہ روایت کے ناقلین کے پاس وہ کون سا آلہ خوردبین ہے کہ جس کے باعث انہوں نے اس مخفی راز کو معلوم کیا یہ زہر دینے کا فعل حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی سازش کا نتیجہ ہے۔

مؤرخ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دیا گیا جو ان کی وفات کا باعث ہوا۔ عمر بن اسحاق کہتے ہیں اور قریش کے ایک آدمی حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے بتایا کہ مجھے بار بار زہر دیا گیا اور ہر مرتبہ پہلی بار سے زیادہ زیادہ تیز اور سخت قسم کا زہر دیا گیا اس وقت آپ پر نزع کی کیفیت طاری ہو چکی تھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے سرہانے بیٹھ گئے اور کہنے لگے بھائی صاحب! کون ہے آپ کو زہر دینے والا؟ فرمایا گیا کہا تم اس کو قتل کرنا چاہتے ہو؟ کہا ہاں۔ فرمایا اگر

بقیہ 31 پر